دل کی بات

پاکستان اور بھارت میں جنگ نہیں ہوگی (خبر جنگ ۱۱ جون) وزیر اعظم کا دیا کھیان ۔ بھارت کے ساتھ جنگ کے امکان کو مسترد نہیں کیا جاسکتا (جنگ ۱۱ جون) غلام سرور وزیر دفاع کا بھاشن ۔ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دنیا بھارت کے حق میں ہے (جنگ ۲۱ جون) صدر اسحٰق کی درخواست ۔ جنرل وی ایم شرما بھارتی فوج کے سربراہ کی کھلی دھمکی) جنگ ۲۴ جون) کشمیری خون میں لت پت ہیں عصمتیں لٹ رہی ہیں بچے بلک رہے ہیں بوڑھے خون آرزو کا کرب سہ رہے ہیں اور برھمنی استبداد کشمیر میں تمام ابلیسی ہتھکنڈوں کو بے دریغ آزما رہا ہے اور ہمارے حکمران بزدلی بے ہمتی بے رغبتی اور تضاد کا شکار ہیں وزیر اعظم جنگ کے نام سے کانپ کانپ جاتی ہیں اور وزیر دفاع دبے لفظوں میں جنگ کے وقوع پذیر ہونے کی رائے کا اظہار کرتے ہیں صدر محمد اسحٰق خان صاحب نے تو تمام زوایات پر پانی پھیر دیا اور یہی متضاد بیان بازی مسئلہ کشمیر میں ان کے عدم خلوص اور عدم دلچسپی کی واضح علامتیں ہیں حکمرانوں کی اسی دوں ہمتی کے سبب دھوتی پوش لالوں کا شرما کچھار میں شیر کی مانند دھاڑ تا سنائی دیتا ہے اگر وزیر اعظم مسئلہ کشمیر میں پاکستانی عوام کے جذبات کا ہی احترام کرتیں تو آج کشمیر میں جو روجفا کا بازار گرم نہ ہوتا اور کشمیریوں کی جد و جہد بین الاقوامی سطح پر امت مسلمہ کی ہمدردیوں اور تعاون کے حصول میں کامیاب ہو جاتی پاکستان ۴۸ء سے مسئلہ کشمیر پر اپنا استحقاق جتا رہا ہے لیکن جب بھی کشمیر میں عملی طور پر اس کا اظہار ہوا پاکستان نے گو مگو کا رویہ اپنا لیا دراصل اس کے پس منظر میں ظفر اللہ خان قادیانی آنجہانی کی سازش تحریک کام کر رہی ہے جس کو نئے سرے سے پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے مسٹر نسیم احمد سکنہ بند مرزائی سرگرم ہیں جو اقوام متحدہ میں وزیر اعظم کے نامزد نمائندے ہیں ان کے فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ وہ پاکستانی تقاضوں کو بھرپور انداز میں دور تک لیجائیں تاکہ کشمیریوں کو ان کے جائز قانونی حقوق مل سکیں مگر مسٹر نسیم احمد کی مرزائیت اس راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور وزیر اعظم کی ان سے سیاسی رشتہ داری ہمارے لئے سوہان روح ۔ کیا وجہ ہے کہ جس خاتون کا والد بھارت سے ہزار سال جنگ کا نعرہ لگاتا تھا آج اسکی دختر وزارت اختر کشمیریوں کیلئے بین العالمی سطح پر رائے عامہ ہموار نہیں کر سکتی.

پریس

وزیر اعظم بے نظیر زرداری غصے اور غضب سے بھنا کر پریس پر برس پڑی ہیں کہ پریس نے آزادی کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے اور ہماری نجی زندگی پر بھی بلا تحقیق الزامی خبریں چھاپنا شروع کر دی ہیں ۔ حیرانی کی بات ہے یہ بات وزیر اعظم کہہ رہی ہیں جن کے قبضہ قدرت میں پریس کی جان ہے ۔ ہم سمجھتے ہیں پریس کو مزید پابندیوں میں جکڑنے کیلئے تمہید کے طور پر یہ بیان داغا گیا ہے جس حکومت کے قبضے میں پریس ٹرسٹ جیسے مقدس ادارے موجود ہوں وہ بھلا کیوں گھبرائیں اس ادارے کے ماتحت دسیوں روزنامے ہفت روزے عوام الناس کو حکومت کے سچے کارناموں کی تفصیلات بتاتے قائل کرتے اور قصیدہ خوانی کرتے نہیں تھکتے لے دے کر روزنامہ نوائے وقت اور روزنامہ جنگ دو اخبار ہیں جنہیں اپنے آزاد ہونے کی خوش فہمی ہے اگر یہ دونوں اخبار آزاد ہوتے تو کشمیر پر حکومت کی مکروہ پالیسیوں کی خوب خبر لیتے مگر ان چھ ماہ میں ان دونوں اخبارات نے ایک جرأت

مندرانہ مقالہ رقم نہیں کیا بلکہ درخواستیں اور معذرتیں لکھتے لکھتے زندہ رہنے کی "سعی" کرتے رہے اور بس وزیر اعظم صاحبہ جہاں سے سیاست کی سیئات سیکھ سمجھ کے آئی ہیں وہاں کی صحافت تو اس قدر بے باک ہے کہ ملکہ الزبتھ ہروقت ان کی زد پر رہتی ہے اور تھیچر لمحہ لمحہ ان سے بچ کے رہتی ہے اور ہمارے ہاں کی صحافت کا حال کیا کہیے کہ یہ بے چاری قانون و اختیار کے علاوہ جلاؤ گھیراؤ میں گھری ہوئی ہے۔ اور تقاضوں خواہشوں اور آرزوؤں کی تکمیل میں عملاً پیپلزپارٹی کے کلچرل ونگ کا برھنہ کردار اداء کررہی ہے ڈیسک نیوز کے کارندے ایک ایک خبر کی یوں چھان بین کرتے ہیں جیسے یہ نیوز کا سیکشن نہیں صحافت کا سپیشل شاف ہے سیاسی اور دینی جماعتوں کے لیڈروں اور کارکنوں کو عرصہ سے یہ گلا ہے کہ صحافی ان کی خبروں کو من و عن نہیں چھاپتے اگر پریس آزاد ہوتا تو کم از کم وہ جمہوری عمل جس کیلئے پی پی پی کی حکومت شور مچاتے نہیں تھکتی کہ ہم نے جمہوریت قائم کی ہے اس جمہوریت کی ترویج ہوتی اور عوام کی کچھ تو تربیت ہوتی ع اے روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا

سندھ

پنجابی ۱۸۸۰ میں آباد کار کی حیثیت سے بے وطن ہو کر سندھ آیا پھر ۱۹۲۱ میں اور پھر ۱۹۴۷ میں اجڑ کر لٹ پٹ کر آیا اس نے سندھ کو آباد کیا ویرانوں کو چمنستان بنا دیا بے آب و گیاہ علاقوں کو لہلہاتے کھیتوں میں تبدیل کر دیا اجاڑ دھرتی کو ثمربار کیا اور لق ودق ریگستان کو پر رونق باغات کی شکل بخشی آج پھر اسی پنجابی کو خیبر کا یہودی کہ کے قتل کیا جارہا ہے انکا مال لوٹا جارہا ہے ان کے بچوں کو یرغمال بنایا جارہا ہے اور عفت و عصمت ماب بچیوں کی آبرو کو نوچا جارہاہے اور عورت کیلئے کاچھلکا اور تاش کا پتہ بنادی گئی ہے پنجابیوں کے قافلے پھر اجڑ کر پنجاب کی سمت ایک نئی پناہ گاہ کی تلاش میں چل نکلے ہیں پنجاب کی گود بہت وسیع ہے یہ دھرتی سچ مچ ماتا ہے جو بھی یہاں آیا پنجاب نے اسے سب کچھ دیا یوپی سی پی بہار بنگال سندھ بلوچستان ، سرحد اور علاقہ غیر یہ تمام پنجاب کی جھولی میں ہیں اور پنجاب انہیں سنبھالتا ہے نکالتا نہیں آخر پنجابیوں نے ایسا کون سا گناہ کیا ہے جس کی انہیں اتنی اذیتوں بھری سزا مل رہی ہے ؟ پیپلزپارٹی جو ملٹی کلچرل پارٹی ہونے کی دعویدار ہے جواب دے اور بے نظیر جواب دے سندھی کلچر میں پنجابی کلچر کی گنجائش کیوں باقی نہیں رہی ؟ انسان دوستی کا دم بھرنے والے لیفٹسٹ لبرلز کیوں مہر بلب ہیں ؟ وہ کیوں حق چھپائے ہوئے ہیں ؟ وہ کیوں سچ نہیں بولتے ؟ کیا وہ پنجابیوں کو انسان نہیں سمجھتے ؟ سندھ میں جب خاک اڑتی تھی تب پنجابی برے نہیں تھے اور اب جبکہ سندھ سونا اگلتا ہے اور سندھ بے نظیر کے قبضہ و تصرف میں ہے سندھ بے نظیر کا کارڈ ہے اب پنجابی برا ہے اور سندھ کا یہ حال ہے

تاحد نظر شعلے ہی شعلے ہیں چمن میں
پھولوں کے نگہبان سے کچھ بھول ہوئی ہے

سندھی وڈیرے کیلئے کام کرنے والے وحشیوں درندوں اور خون آشام سیاسی کارکنوں کی آنکھوں پر اب تو تعصب کی پٹی بندھی ہے اور انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا مگر پچیس تیس برس گزر جانے کے بعد ان کی آنکھیں جب نیم وا ہونگی تب سندھ کا وڈیرا اور رنگا سیاست دان سندھ پر بلا شرکت غیرے قابض و متصرف ہو گا اس وقت انہیں سکھوں کی طرح ایک اور تحریک جنم دینا ہوگی

جو ان کے اپنے حقوق کی باز یابی کی تحریک ہوگی

سرائیکی صوبہ

سندھ میں بھڑکائی گئی آگ کے شعلوں کی حرارت و تمازت ملتانی زبان بولے جانے والے علاقوں سابقہ بہاولپور کی ریاست ملتان مظفرگڑھ ڈی جی خان میں بھی اثر انداز ہوئی اور یہاں بھی لسانیاتی عمل شروع ہو گیا ہے اور اجراء عمل میں ان لوگوں نے ابھی تو یہ کہنا شروع کیا ہوا ہے کہ جو لوگ ان علاقوں میں رہتے ہیں وہ سب سرائیکی ہیں اور ہم تمام باسیوں کے حقوق کی بات کرتے ہیں ہمارے سامنے سندھ کا "کامیاب" تجربہ موجود ہے ۔ سندھ میں بھی آغاز اسی طرح ہوا تھا لیکن انجام ... اف توبہ!

پنجاب حکومت اور مرکزی حکومت ابھی تک چپ سادھے ہوئے ہیں اور یہ چپ صرف اس لئے ہے کہ انہیں ووٹ لینا ہے اگر سرائیکی مہم "جوؤں" پر گرفت کی گئی تو ان کے ووٹ ٹوٹ جائینگے ہم دیکھ رہے ہیں کہ لوگ آہستہ آہستہ سرائیکی پراپیگنڈہ سے متاثر ہو رہے ہیں اور ضلع رحیم یار خان میں اس کے زہریلے اثرات بہت زیادہ ہیں اسی طرح ڈیرہ غازی خان شہر میں اس کے لئے فضا خاصی ساز گار ہو رہی ہے اس کے باوجود لوگ جو ایک تیر سے دو شکار کرنے کے عادی ہیں اور قول و عمل کے تضاد کے ماہر بھی وہ اس لسانی تعصب کو قومی حق اور قومی تحریک کا نام دے رہے ہیں اور لفظ قوم کی نئی تعبیر سے سادہ لوح لوگوں کا استحصال کر رہے ہیں واقعہ یہ ہے کہ ایم کیو ایم ہو یا ایس کیو ایم دونوں لسانی تحریکیں ہیں اور دونوں پاکستان کیلئے ضرر رساں ہیں سرائیکی قومی موومنٹ کے پس منظر میں کام کرنے والے جن عناصر کو ہم ذاتی طور پر جانتے ہیں وہ خوفناک قسم کے شیعہ ہیں جو اپنی دولت کے بل بوتے پر ہر انجمن اور ہر تحریک کی تہ میں کلبلانے والے منفی عناصر کی طرح بنیادی رول ادا کرتے ہیں اس طرح وہ اپنے منفی مذہبی مفادات کو بھی نفع پہنچاتے ہیں اور اکثریتی آبادی اہل سنت والجماعت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کا مذہبی فریضہ بھی ادا کرتے ہیں مگر بہ ظاہر وہ لبرل ازم کا پرچار کرتے نظر آتے ہیں ۔ موجودہ سیاسی حالات میں بھی یہی عنصر پیپلزپارٹی کے کندھوں پر سوار ہو کر اسی دوغلے کردار سے عوام کا استحصال کر رہا ہے اور سرائیکی قومی موومنٹ کے ذریعہ بھی جو مفادات حاصل ہو رہے ہیں یا جن متوقع مفادات کا حصول ہو گا وہ بھی انہی اشتریوں کے قبضہ و تصرف میں ہو گا اور عوام جن کو مفادات کی بھٹی کا ایندھن بنانے کا پروگرام بنایا جا رہا ہے وہ سندھ میں مرنے والوں کی طرح مر جائیں گے اور ان کا نام و نشان تک مٹ جائے گا نفرتوں اور عصبیتوں کی بنیاد پر اٹھنے والی ہر تحریک پاکستان دشمن موومنٹ ہے اس سے بے توجہی اور ان کو کھلا چھوڑ دینا پاکستان کو برباد کرنے کے مترادف ہے پنجاب حکومت ایران میں مدد کیلئے تو بھاگ کھڑی ہوئی ہے مگر اے چارہ گرو اس قومی مرض کا بھی کچھ علاج کرو ۔ پنجاب کے علقمی زادے جناب نواز شریف کو نہ جانے کب مہلت دیں کہ وہ اس آتش بداماں سرائیکی قومی موومنٹ کو خلاف قانون قرار دیکر مستقبل کو محفوظ کر سکیں

محرم میں امن و امان کا مسئلہ اور نواز شریف کا بیان

۲۷ جون کے اخبارات میں وزیر اعلی پنجاب کا ایک بیان کچھ اس طرح شائع ہوا ہے

"مذہبی منافرت پھیلانے والوں کو نیست و نابود کردیا جائے گا خدا رسول قرآن ایک سنی شیعہ فرق سمجھ سے بالاتر ہے مجھے پہلے نہیں پتہ تھا کہ بریلوی سنی شیعہ کیا چیزیں ہوتی ہیں وزیر اعلیٰ بننے کے بعد پتہ چلا ہے اسلام کے ناطے سے صوبہ میں کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اپنی تحریر و تقریر میں کسی کو ظالم کافر یا مرتد کہے ایسا کہنے والا خود سب سے بڑا کافر ظالم اور مرتد متصور ہو گا۔ کافروں کی حکومت تو قائم رہ سکتی ہے مگر ظالموں کی حکومت قائم نہیں رہ سکتی"۔ نوائے وقت ملتان ۲۷ جون ۱۹۹۰ (احترام محرم اور اتحاد بین المسلمین کے سلسلہ میں علماء سے خطاب۔)

محرم میں امن و امان کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ کا یہ بیان مسلمانان پاکستان کیلئے انتہائی دل آزاری اور اشتعال انگیزی کا باعث ہے اس میں واضح طور پر جانبدارانہ رویہ پایا جاتا ہے۔ نواز شریف صاحب اپنے اقتدار کے تحفظ کیلئے منکرین قرآن و صحابہ کی حمایت کررہے ہیں۔ امن و امان کا قیام ہر مسلمان پاکستانی کا مطلوب ہے اور کوئی بھی اس کے کیلئے تعاون سے گریز نہیں کر سکتا۔ قابل توجہ بات بدامنی کے اسباب ہیں جن پر غور کئے بغیر وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے بیان میں انتہائی سطحی زبان استعمال کی ہے جناب! امن و امان کے تہہ و بالا ہونے کے اسباب توہینِ رسالت، ازواج و اصحابِ رسول علیہم السلام پر تحریراً اور تقریراً سبّ و شتم اور دینی اقدار کی کھلم کھلا پامالی ہے

آپ کا بیان انتظامیہ کے سربراہ کی بجائے فتویٰ فروشوں کے "امام" کا بیان معلوم ہوتا ہے کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو کافر نہیں کہتا۔ کافر کو کافر اس کے کفر کیوجہ سے کہا جاتا ہے قرآن و حدیث اور امت کے چودہ سو سالہ متفقہ فیصلہ کے مطابق صحابہ کرام کو سبّ و شتم اور تبرّیٰ کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے اس فیصلہ کو تبدیل کرنے کی کوشش ایک بڑے طوفان کو اٹھانے کے مترادف ہوگی اور پھر امن و امان کی بحالی کیلئے اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ گفتگو تو قطعاً مناسب نہیں بلکہ سخت نقصان دہ ہے

وزیر اعلیٰ پنجاب پر منکرین قرآن و صحابہ اس حد تک اثر انداز ہوئے ہیں کہ اب موصوف ان کی محبت میں گرفتار نظر آتے ہیں وزیر اعلیٰ سوچے سمجھے بغیر یہ سب کچھ فرما رہے ہیں کہ اس کا اثر مسلمانان پاکستان پر کیا ہوگا اور ایک انتظامی سربراہ کی حیثیت سے ان سے کس قسم کی ذمہ دارانہ گفتگو کی توقع کی جاتی ہے؟ کیا نواز شریف صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ دشمن صحابہؓ اور منکرین صحابہؓ شہادت حسین (رضی اللّٰہ عنہ) کی آڑ میں محرم الحرام میں جو کچھ کرگزریں اسے مسلمان چپ چاپ برداشت کر لیں اور ان کی خرافات و کفریات کو اسلام مان کر قبول بھی کر لیں۔ یہ انداز فکر کسی پہلو سے بھی درست قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک انکارِ قرآن یا تحریفِ قرآن کی تبلیغ، حضور سرور عالم خاتم النَّبِیّٖنَ وَالْمَعْصُومین صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی بالواسطہ یا بلاواسطہ توہین، ازواجِ مطہّراتِ رسول اور صحابہؓ کرام کے بارے میں ہذیان سرائی اور سب و شتم جیسے غیر اخلاقی بلکہ غیر انسانی عمل کو نہیں روکا جاتا تب تک اس کے رد عمل کو بھی نہیں روکا جا سکتا۔ ہم نواز شریف صاحب سے بصد احترام گذارش کریں گے کہ وہ اس قسم کی ادھوری اور سطحی گفتگو سے اپنے لئے مسائل نہ پیدا کریں۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ کسی مسلمان کو کافر کہنا جتنا بڑا جرم ہے کسی کافر کو کافر نہ کہنا بھی اتنا ہی بڑا جرم ہے "کافر بنانا" یقیناً ایک مذموم فعل ہے لیکن "کافر بتانا" تو مسلمان کے فرائض دینی میں شامل ہے۔ اور وزیر اعلیٰ صاحب خوب جانتے ہوں گے کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے اور کونسا طبقہ مستوجب گرفت و سزا ہے انکا آج

تک کا رویہ اس بارے میں ہرگز ایسا نہیں کہ اسے ان کے اسلام دوستی کے دعووں سے ہم آہنگ قرار دیا جاسکے۔ اگر انہیں واقعی وزارت اعلی پالینے کے بعد اس بات کا "عرفان" حاصل ہو چکا ہے کہ بریلوی سنی شیعہ کیا چیز ہوتے ہیں؟ تو یقیناً انہیں معلوم ہوگا کہ دیو بندکا بریلوی اہلحدیث میں سے ایک کا قرآن خدا اور رسول دوسرے سے مختلف نہیں بلکہ ملک میں ان کی اٹھانوے فیصد اکثریت موجود ہے اور یہ اکثریت نواز شریف صاحب کے موجودہ طرز عمل کو ہرگز پسند نہیں کرتی۔ اس کے اسباب کیا ہیں؟ نواز شریف صاحب کو اس پر غور کرنا چاہئے! کیونکہ ان کا فرض جہاں امن وامان قائم رکھنا ہے وہاں امن وامان کو تہہ وبالا کرنے والے ماحول اور اسباب کو پیدا ہونے سے روکنا بھی ان ہی کی ذمہ داری ہے۔ آخری گذارش ہماری اسلامی جمہوری اتحاد کے قائد اور پنجاب کے وزیر اعلی سے یہی ہے کہ وہ ایران اور اس کے ایجنٹوں کو خوش کرنے کی بجائے ازواج مطہرات رسول اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق بکواس بازی کو اپنے اختیارات سے ختم کرکے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس نقطہ نظر سے بھی کہ انہیں آخر ایک روز عقبی کا سفر کرنا ہے اور آخرت کی زندگی ان کی منتظر ہے۔ اس لئے کام وہی کرنا چاہئے جو دنیا و آخرت دونوں میں مفید ہو۔ ان کے مسئلہ کا یہی ایک کامیاب حل ہے اور اس سے بہتر حل یقیناً کوئی نہیں ہے۔

عظمتِ صحابۂ کرام اور دیگر نعروں پر مشتمل سٹکرز دستیاب ہیں

تحریک مدحِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زیرِ اہتمام عظمت و دفاعِ صحابہؓ اور دینی نعروں پر مشتمل سٹکرز شائع کئے گئے ہیں۔

- یہ سٹکرز پچیس ۲۵ نعروں پر مشتمل ہیں
- پچیس ۲۵ سٹکرز کے ایک سیٹ کی قیمت مبلغ -/۱۲ روپے ہے۔
- دس سیٹ منگوانے پر رعایتی قیمت -/۱۰۰ روپے وصول کئے جائیں گے۔
- مدحِ صحابہ کو عام کرنے اور عظمتِ صحابہ کے مشن کو گھر گھر پہنچانے کے لئے ہر دینی کارکن ایک سیٹ ضرور خریدے۔
- ڈاک کے ذریعہ منگوانے والے پیشگی رقم منی آرڈر کریں۔

ملنے کا پتہ :- دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی۔ ملتان